ALMARIFAT
المعرفت

تعارف
سلسلہ قادریہ راشدیہ

زیر انتظام و انصرام

المعرفت ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

سرپرست اعلیٰ

پروفیسر ڈاکٹر عبداللطیف دامت برکاتہم العالیہ

آفتاب شاہ گیلانیؒ خانقاہ کے جانشین ہیں اور فقیر ہیں۔ آپ گورنمنٹ کالج لاہور کے تعلیم یافتہ ہیں۔ زہد و تقویٰ اور فقیری رنگ کا غلبہ ہے۔ اکثر سفر حجاز پر رہتے ہیں۔ غیر معروف ہیں۔ آپ کی اولاد میں حفظ وقرآن اور فقد نمایاں ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی خامسؒ قادریہ راشدیہ سلسلہ عالیہ کے جد امجد بنتے ہیں۔ سلسلہ قادریہ راشدیہ دو بزرگوں کے ملاپ سے وجود میں آتا ہے۔ ایک شیخ عبدالقادر جیلانی خامسؒ جھنگ شریف، دوسرے سید محمد اسماعیل پریالوی نقش بندی مجددیؒ وصال (1174 ہجری) خیر پور (1761ء)، یہ دونوں بزرگ سید محمد بقاءؒ (وصال 1198ھ) پیر جو گوٹھ سکھر کے شیخین تھے۔ سلسلہ قادریہ سید محمد بقاؒ کے چوتھے صاحبزادے سید محمد راشد روضہ دھنیؒ (وصال 1233 ہجری) کی نسبت سے قادریہ راشدیہ ہیں۔ اس سلسلہ میں قادری کے ساتھ ساتھ نقش مجددی رنگ بھی موجود ہے۔ البتہ غالب رنگ قادری ہی ہے۔

سائیں راشدؒ کی میراث تین اطراف میں تقسیم ہوئی۔ پگ اور جھنڈا دو صاحبزادوں کو ملا۔ جبکہ فقیری حضرت شاہ حسن جیلانیؒ (وصال 1254 ہجری) سوئی شریف، ضلع گھوٹکی کے حصہ میں آئی۔ ان کے خلیفہ حافظ محمد صدیق بھرچونڈیؒ تھے،۔ حافظ محمد صدیق کے دو خلفاء تاج محمود امروٹیؒ اور حضرت غلام محمد دین پوریؒ وصال (1354ھ) یا (1936) تھے۔ ان دونوں اکابر پیر بھائیوں کے سانجھے خلیفہ حضرت احمد علی لاہوریؒ کے 22 خلیفہ تھے۔ حضرت لاہوریؒ کے تینوں صاحب زادگان وقت کے عظیم فقراء اور بزرگ ہوئے ہیں۔ ان کے نام حافظ حبیب اللہ مہاجر مدنیؒ (1916۔20 جولائی 1972) حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ (22 اگست 1926۔ 1986) اور حافظ حمید اللہؒ (1928۔20 نومبر 1970) ہیں۔ تینوں حضرت امام لاہوریؒ کے مجاز اور خلفاء تھے جبکہ شیرانوالہ شریف میں مقیم حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ جانشین تھے۔ مرکزہ حقہ شیرانوالہ

شریف کا نظام حضرت لاہوریؒ کی طرح حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ نے چلایا۔ اب مرکز حقہ شیرانوالہ شریف کے جانشین اعلیٰ ترین مدحانی مقام کے حامل حضرت میاں اجمل قادری دامت برکاتہم عالیہ (یوم پیدائش 4 اپریل، 1957) ہیں۔ اللہ شیرانوالہ مرکز کو تا صبح قیامت آباد رکھے اور میاں صاحبان کو عمر خضرؑ عطا فرمائے۔ آمین۔

عرض ہے کہ حضرت امام لاہوریؒ کے ایک خلیفہ، حضرت خلیفہ یعنی غلام رسول صاحبؒ (لال ماڑا شریف) ڈیرہ اسماعیل خان کے سات سلاسل میں مجاز اور حضرت احمد علی لاہوریؒ ہی کے تربیت یافتہ بزرگ صوفی محمد یونس صاحبؒ (1928۔1992) کے سانجھے اجازت یافتہ نجیب الطرفین اعوان۔ مادرزاد ولی حضرت مولانا پروفیسر عبداللطیف دامت برکاتہم عالیہ (یوم پیدائش 25 اکتوبر 1949) ہیں۔ آپ قادریہ راشدیہ سلسلہ کے اسلام آباد میں امین ہیں۔ اللہ آپ کا سایہ تا قیامت ہم پر سلامت رکھے۔ آمین یارب العالمین۔ اس وقت حضرت اقدس پروفیسر عبداللطیف صاحب نے سلسلہ کو جدید خطوط پر استوار کیا۔ شہر سے باہر بارہ کہو میں ایک وسیع و عریض خطہ اراضی پر المعرفت کے نام سے ایک بستی بسائی ہے جہاں خانقاہ اور لنگر خانہ موجود ہے۔ مرکزی پروگرام ہر اتوار کو دن سوا گیارہ سے لیکر نماز ظہر تک ہوتا ہے۔ عام قارئین کیلئے عرض ہے کہ روزانہ کی ترتیب سے حضرت اقدس بذریعہ مکسلر لنک 9 بجے آن لائن ہوتے ہیں جس میں مختصر بیان، ذکر اور دعا ہوتی ہے۔

برائے رابطہ

اس بروشر کو ڈاؤن لوڈ کرنے کیلئے اس کوڈ کو سکین کریں

+92 (333)519 2681
al-marifat.org
almarifat2014@gmail.com
33°44'08.0"N 73°13'54.0"E
bit.ly/marifat-location
bit.ly/marifat-youtube
bit.ly/marifat-quran
bit.ly/marifat-mixlr
almarifatpk/

المعرفت منزل
خانقاہ عالیہ قادریہ راشدیہ
گرین فیلڈ نصیر باغ، میرا روڈ، اطہال گاؤں
بارہ کہو، اسلام آباد

سلسلہ قادریہ راشدیہ کی مختصر ترین تاریخ

دین کے دیگر شعبہ جات کی طرح تزکیہ نفس اور احسان کی روایت بھی نبی رحمتِ ختم الرسل حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ سے شروع ہوتی ہے ۔ چنانچہ کہا جاسکتا ہے کہ دیگر تمام سلاسل کی طرح قادریہ راشدیہ سلسلہ کا منبع اور اساس بھی خیر خلق اللہ محمد رسول اللہ کی ذات اقدس ہے ۔ یہ سلسلہ جو نورِ ولایت اور عشق الٰہی پر بنیاد رکھتا ہے، کلی طور پر مدینہ سے رخت سفر باندھتا ہے اور دراصل سرکار دو عالم ﷺ کے قلب اطہر مقدس و مبارک سے جاری ہوتا ہے ۔ قادری فیض حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سینہ مبارک سے ہو کر آگے بڑھتا ہے ۔ البتہ یہاں اس سلسلہ کو قادریہ کہنا مناسب نہیں ۔ شروع میں ولایت کا مکمل اور جامع نور دربار رسالت سے چلا، تاوقتیکہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی (470۔561 ہجری) چودھویں پشت یا پیڑھی سے پیدا ہوتے ہیں ۔ ولایت کا جو رنگ اور حصہ انہیں عطا ہوا وہ قادریہ کہلایا ۔ پھر ان کی اولاد اسے لئے بغداد (عراق)، طرطوس (اندلس)، حلب (شام) اور اُچ شریف (برصغیر پاک و ہند) تک پہنچی ۔ ولایت کا یہ سفر عمومی کلیہ کے طور پر کہا جاسکتا ہے کہ خاندانوں اور خانوادوں میں چلتا نظر آیا ۔ جس میں گیلانی سادات کی کثرت ہے اور یہاں تک 33 ویں پشت میں سائیں محمد راشد روضہ دھنی ؒ (وصال 1198 ہجری) پیدا ہوتے ہیں ۔ جن کی نسبت سے سلسلہ عالیہ قادریہ راشدیہ کہلاتا ہے ۔

حضرت سائیں راشد دھنی قادریہ سلسلہ اور نقش بندیہ مجددیہ سلسلہ کے حسن سنگم اور ملاپ سے جو سلسلہ تشکیل فرماتے ہیں ۔ وہ دراصل سلسلہ عالیہ قادریہ راشدیہ ہے ۔ جس میں بعد ازاں حضرت امام لاہوری ؒ جیسے اہل اللہ شامل قافلہ عشاق ہوتے نظر آتے ہیں ۔ دراصل یہ دین کا وہ اخفیٰ ترین باطن اور دین کا وہ اصل ہے جو سلاسل حق میں موجود اہل اللہ کے سینوں اور قلوب کے نہاں خانوں میں چھپا رہتا ہے ۔ اور جسے پانے کیلئے سوائے محبت،

ادب، عقیدت اور اطاعت کے سوفی صدی تعلق کے، دوسرا کوئی راستہ ہے ہی نہیں ۔ جیسا عرض کیا گیا کہ سلاسل حق اپنے آغاز میں نبی رحمت ﷺ کے قلبِ اطہر سے جاری فیض سے آگے بڑھتے ہیں اور واپس لوٹ کر بھی دربار رسالت ﷺ میں ہی آتے ہیں اور اپنے حق ہونے کی دلیل اور سند پاتے ہیں ۔ دراصل تصوف نبی رحمت ﷺ سے مسلسل رابطہ ہی کا دوسرا نام ہے ۔ آپ ﷺ اپنی قبر مبارک میں حیاتِ دنیاوی کے حامل ہیں اور وہ جگہ عرش معلیٰ سے افضل ہے اور آپ ﷺ وہاں متصرف ہیں اور اپنے فیض روحانی کو جاری رکھے ہوئے ہیں ۔ اول اول صوفیاء کرام تمام سلاسل میں سانجھے ہیں ۔ حضرت علی ابن طالب ؓ (وصال مبارک 4 رمضان المبارک، 40 ہجری) سے معرفتِ الٰہی، حکمت، شجاعت، توازن، معقولیت، منطق جیسی صفات ہمارے سلسلہ میں خاص طور سے وارد ہوئیں ۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے بزرگ فی اللہ ہونے کے باوجود عقل، توازن اور معقولیت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتے وغیرہ وغیرہ ۔ ہمارے بزرگ اور اکابر اولیاء کرام باوقار اور متین تھے ۔ اسی طرح اخفیٰ پن اور فقر بھی ہمارے سلسلہ کی واضح خصوصیات ہیں ۔

مدینہ پاک کے بعد 16 پشتوں تک یعنی سن 611 ہجری تک سلسلہ عراق میں رہا ۔ بصرہ اور بغداد شریف تب عشق الٰہی کے مراکز تھے ۔ حضرت حسن بصری ؒ، حبیب عجمی ؒ، داؤد طائی ؒ، معروف کرخی ؒ، سری سقطی ؒ، جنید بغدادی ؒ، ابوبکر شبلی ؒ، عبدالواحد تمیمی ؒ، ابوالفرح طرطوسی ؒ، ابوالحسن ہکاری ؒ، ابوسعید مبارک مخرومی ؒ، شیخ عبدالقادر جیلانی اول ؒ، سیف الدین عبدالوہاب ؒ اور صفی الدین صوفی ؒ ان تمام جملہ صوفیاء کرام کا تعلق عراق سے ہے ۔ صرف ابوالفرح طرطوسی ؒ جن سے طرطوسی سلسلہ چلا انکا تعلق اندلس سے ہے ۔ 611 ہجری سے 834 ہجری وہ عرصہ ہے جن میں سلسلہ حلب (شام) میں رہا ۔ یہ وہی حلب (Allepo) ہے جو آج کھنڈر بن چکا ہے، جسکی روحانی اہمیت سے انکار ممکن نہیں ۔ حلب

میں مقیم و مدفن حضرات اولیاء کرام میں ابوالعباس احمد ؒ، محی الدین مسعود گیلانی ؒ، ابوالحسن ضیاء الدین علی گیلانی ؒ، ابو محمد سراج الدین شاہ میر گیلانی ؒ اور شمس الدین محمد اعظم گیلانی ؒ شامل ہیں ۔ یہ سب کے سب شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ (اول) کی آل اولاد ہیں ۔ اکثر اپنے والدین بزرگوار کے فرزند اکبر، خلیفہ مجاز اور جانشین ہیں ۔ 834 ہجری سے اندازاً 1100 ہجری تک سلسلہ قادریہ حلب شریف (شام) سے منتقل ہو کے اُچ شریف (بہاول پور، پاکستان موجودہ) میں رہا ۔ یہ قریباً نو پشتیں بنتی ہیں ۔ سلسلہ کا یہ عرصہ انتہائی اخفیٰ (چھپا) ہوا ہے ۔ اُچ شریف کے گیلانی سادات بہت فقیر لوگ تھے ۔ ان کا مدفن مقبرہ قادریہ اچ شریف ہے ۔ ان میں استغراق، زہد، جذب کا نہایت غلبہ رہا، ان سچے فقراء کے نام درج ذیل ہیں ۔ حضرت عبدالقادر جیلانی ؒ، حضرت عبدالرزاق ؒ، حامد محمد بخش کلاں ؒ، شیخ عبدالقادر ثالث ؒ، حامد محمد شمس الدین ثانی ؒ، شیخ عبدالقادر رابع ؒ، حامد محمد شمس الدین ثالث ؒ، حامد محمد بخش ثانی ؒ، حامد محمد بخش شمس الدین رابع عرف محمد صالح ؒ، یہ تمام بزرگان دین برصغیر میں قادریہ سلسلہ کی جڑ اور اساس ہیں ۔ یہ تمام گیلانی سادات ہیں ۔ تمام باپ، دادا، پردادا یعنی ایک ہی نسل سے ہیں اور جسمانی و روحانی طور پر (دونوں لحاظ سے) پیران پیر شیخ عبدالقادر (اول) جیلانی ؒ کی آل اولاد ہے ۔ یہ مادرزاد اولیاء، حامل نورِ ولایت ہیں ۔ ان کی ولایت کا بیج اوچ شریف میں چھپا رہا ۔ اس دوران انکی اولاد لاہور، ملتان اور دوسری جگہوں میں آباد ہوتی رہی ۔

حضرت حامد محمد بخش ثانی ؒ (اچ شریف) کے ایک خلیفہ عبدالقادر جیلانی خامس ؒ (وصال 1190 ہجری) پیر کوٹ سدھانہ جھنگ شریف تھے ۔ یہ وہ بزرگ ہیں جن کے ہاتھ پر سید محمد بقاء خیر پور نے بیعت فرمائی اور ان کے مجاز ہوئے ۔ عبدالقادر جیلانی خامس ؒ کی آل اولاد جھنگ شریف میں موجود ہے ۔ اس وقت وہاں حضرت سراج شاہ گیلانی ولد حضرت